السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس زمانے کے صوفیاء کرام اس امر پر زور دے رہے ہیں کے ہر شے میں خدا تعالیٰ کا ظہور اور حلول ہے۔ یہ حضرات ہمہ اوست کا عقیدہ پھیلانے ی ہمہ تن گوشش کر رہے ہیں۔ کیا سلف کے صوفیاء کرام کا یہی عقیدہ تھا۔ اور کیا ہم کو اولیاء اللہ کے مزاروں پر سالانہ میلے لگانا اور ان میں شرکت کرنا نا جائز ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سلف کے صوفیاء کا یہ عقیدہ نہ تھا وہ تو شرک اور بدعت سے اتنے متنفر تھے کہ اس کی ہوا کو بھی مضر جانتے تھے۔ اور ان عرسوں اور رسموں کا ثبوت توان کی تحریروں وغیرہ میں کہیں بھی نہیں ملتا۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی۔ اور (حضرت مجدد الف ثانی۔ کے ملفوظات فتوح الغیب اور مکتوبات دیکھنے سے ان بزرگوں کے مذہب اور روش کا پتہ چلتا ہے۔ (23 نومبر 17 سہ ء

مسئلہ وحدت الوجود

اس صورت میں اس پر بحث کی جائے کہ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت دیا جائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین ومن بعدہم کے زمانہ میں نہ تھا۔ اس کا مدعا بیان کرنے میں دو قول ہیں۔ ایک موافق شرح دوسرا مخالف (شرح 1۔ ساری دنیا کا وجود یعنی ہستی بخشنے والا ایک ہے۔ جس کا نام القیوم ہے۔ 2۔ دوسرے معنی میں موجودات بلحاظ اصل کے سب ایک ہیں۔ (3 مارچ 1933ء سہ

درانجمن فرق نہاں خانہ جمع بالله ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

شرفیہ

میں کہتا ہوں (مروجہ) تصوف جوگیوں سادھووں کا فلسفہ ہے۔ ہمہ اوست کا عقیدہ صریح کفر ہے۔ یہ قرآن وحدیث کی تکذیب ہے۔ اس عقیدہ پر نہ اللہ تعالیٰ معبود رہتا ہے۔ نہ خالق نہ رازق نہ مبعبود پھر نہ کچھ حلال نہ حرام۔ ایسے خیالات رکھنے والے اور پھر مسلمانی کا دم بھرنے والے۔ حقیقت میں شیطان کے بندے ہیں۔ بے ایمان ہیں۔ یہ لوگ محض تقیہ اور نفاق کے طور پر شریعت کا دم بھرتے ہیں۔ رسمی طور پر نہ دل سے۔

وحت الوجود اور اس کی تشریح

رسالہ ''معارف'' اعظم گڑھ میں مسئلہ وحدت الوجود لکھتے ہوئے۔ راقم مضمون نے ایک فقرہ یہ بھی لکھ دیا کہ ہم نے ابراہیم سیالکوٹی سے یہ مسئلہ وحدة لوجود کے متعلق دریافت کیا تھا۔ وحدت الوجود کے سوا چارہ نہیں۔

یہ جواب جن اصحاب اکی نظر میں اہل حدیث کے مسلک سے اجنبی معلوم ہوا۔ انھوں نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ میں اپنے تصور علم اور مسلک تصوف سے علیحدگی کا مقرچوں۔ میں نے مولانا محمود الحسن دیوبندی مرحوم سے سنا تھا کہ یہ مسئلہ مزلة الاقدام ہے۔ اس لیے مجھے اس میں دخل دینے کی جرائت نہیں ہوتی مگر احباب کے اصرار سے جو کچھ میں نے سمجھا وہ عرض کرتا ہوں۔ وحدت الوجود کی دو قسمیں ہیں۔ ان دونوں میں وجود کے معنی قابل غور ہیں۔ وجود کے اصل معن ہیں ما بہ الموجودیہ یعنی جس کی وجہ سے کوئی چیز موجود ہو جائے۔ اس کی پہلی تشریح یہ ہے کہ جتنی اشیاء نظر آتی ہیں۔ ان سب کا وجود ما بہ الموجودیت صرف ایک ہی چیز ہے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے اس کے متعلق ایک پر معنی رباعی لکھی ہے۔

لا آدم فی الکون ولا ابلیس لا ملک سلیمان ولا بلقیس

فالکل عبادة وانت المعنی یا مرھو المقلوب مقناطیس

شیخ ممدوح فرماتے ہیں کہ دنیا میں کسی چیز کی مستقل ہی نہیں ہے۔ یہ سب تیری قدرت کے نشان ہیں۔ اور تیری طرف توجہ دلانے والے ہیں۔ یہی مضمون ایک اردو شاعر نے یوں ادا کیا ہے۔

نظر آتا ہے جو کچھ نور وحدت کی تجلی سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ نقش اہل بصیرت کیلیئے وجہ تسلی ہے۔

اس تشریح کے مطابق وحدة الوجود کی مثال یہ ہے۔ کہ کسی مکان کی کوٹھڑیوں میں مختلف رنگ کے شیشے لگادیئے جایئں۔ کوئی سفید۔ کوئی سرخ۔ کوئی سبز۔ کوئی سیاہ۔ ان کے پیچھے ایک لیمپ رکھ دیا جائے تو باہر سے دیکھنے والا ان شیشوں کو مختلف رنگوں میں دیکھے گا۔ ہاں ایک نظر لمپ کی وحدت کو ملحوظ رکھے گا۔ قرآن مجید بھی اس تشریح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔۔۔۔۔۔ آیت۔۔۔۔ اس تشریح کے مطابق وحدة الوجود کے معنی وحدة

الموجد کے ہوں گے۔ جو بالکل ٹھیک ہے مولانا سیالکوٹی کا مطلب غالباًیہی ہوگا۔ وحدت الوجود کی دوسری تشریح میں وحدت الموجودات لئے جاتے ہیں۔ چنانچہ صوفیانہ رباعی اس تشریح کی یوں مظہر ہے۔

درویش گدا و در اطلس شاہ ہمہ اوست در منزل جاناں بچو ترخویش گر بشتی (1)

در انجمن فرق نہاں کانہ جمع باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

اس عقیدے کے صوفیاء کے نزدیک انجمن فرق سے مراد یہ دنیاوی امتیازات ہیں۔ نہاں خانہ سے مراد وہ وحدت بحت ہے جو ان امتیازات سے پہلے تھی۔ شاعر کہتا ہے اس انجمن دنیا میں بھی اور نہاں خانہ میں بھی وہی ایک ہے۔ دوسرا کوئی نہیں۔ غالب مرحوم گو اس فن کے آدمی نہ تھے مگر پھر بھی یہ کہہ گئے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

جب کہ تجھ بن یہاں نہیں کوئی پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے۔

سکھوں کے گرونانک کا بھی یہی عقیدہ تھا جو کہہ گئے ہیں۔

آپے ٹھاکر آپے سیوک نانک جنت بے چارہ

یہ تشریح ایسی ہے کہ اس کو کوئی نوکر شرع نہیں مان سکتا۔ بد قسمتی سے یہی تشریح زیادہ مشہور بھی ہوگئی ہے۔

قادیانی کی آواز

مرزا صاحب قادیانی نے بھی ایک ٹریکٹ وحدۃ الوجود کے متعلق لکھا تھا اس میں آپ کہتے ہیں کہ ''وجودی ہر زرہ کو خدا مانتا ہے۔ پھر بڑے مزے کی بات لکھتے ہیں کہ وجود سے ہی گفتگو کرتے ہوئے اس کو زور سے کاٹنا چاہیے۔ اگر وہ سی کرے تو کہنا چاہیے کہ کیا خدا بھی سی کرتا ہے۔ کیا ہی عامیانہ طریق گفتگو ہے۔

مقام حیرت

(حیدر آباد دکن سے ایک کتاب نکلی تھی جس میں وحدۃ الوجود بہ تشریح ثانی کی تایند کی گئی تھی۔ مرزا احمد قادیانی کو اس میں وحدہ الوجود کے قائلین میں لکھا تھا۔ (یا للعجب

اطلاع

ناضرین کی آگاہی کے لئے میں بتاتا ہوں کہ اس مسئلے کے متعلق حضرت مجدد صاحب سرہندی کا ایک مکتوب اور مولانا اسماعیل شہید کا بھی ایک عربی مکتوب شائع شدہ ہے۔ ناظرین اس سے مزید فائدہ اٹھائیں۔ مولانا حالی نے (اس کے متعلق ایک رباعی لکھی ہے۔ جو یہ ہے۔ [2] (اہل حدیث 12 جولائی۔ 1946ء سہ

مسلم نے حرم میں راگ گایا تیرا ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا

دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

۔ یہ مصرع یاد نہیں کسی صاحب کو یاد ہو تو مطلع فرمایئں (اہل حدیث) تلاش کردہ قمر اعظمی 1

(۔ بہ سلسلہ بحث و بعض مسائل تصوف ان مضامین کو یہاں جگہ دی گئی۔ (راز 2

[فتاویٰ ثنائیہ]

جلد 01 ص 148-150

محدث فتویٰ